دست احمد عین دست ذوالجلال
آمد اندر بیعت و اندر قتال
سنگ ریزہ می زند دست جناب
ما رمیت از رمیت آید خطاب
ما و شما تو کیا ہیں خلیل و جلیل کو
کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے
رسالہ ایمان کا اجالا عظمت و شان سرکار والا ﷺ
مسمیٰ بہ
العظمة نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ
المعروف
نسبت فضل خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم
حضرت علامہ مولانا
مفتی محمد عبد الوہاب خان

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	العظمة نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ
المعروف بہ	:	نسبت فضل خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	25 رجب المرجب 1423ھ/مطابق 3 اکتوبر 2002
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پرنور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہے۔ جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت وگمراہی سے نکال کر جادۂ مستقیم پر گامزن فرمایا، جن کا فیضان کرم آج بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا

فقیر سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

ذی قعدہ 1424ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العٰلمین علیٰ من علی المومنین ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون یریدون لیطفئوا نور اللہ باافواھھم و اللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون وھوالذی ارسل رسولہ شاھدا و مبشرا و نذیرا لتومنوا باللہ ورسولہ و تعزروہ و توقروہ ھو الرکن الرکین الحق وایمانکم فاشھدوا ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان سیدنا و مولانا و ملجانا و ملازنا و ماوانا وشفیع ذنبنا عند ربنا محمدا عبدہ و رسولہ عبد خیر العباد و رسول افضل الرسل و نبی سید الانبیاء و امام کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم اما بعد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَإِذْ أَخَذَ اللّہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَا آتَیْتُکُم مِّن کِتَابٍ وَحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَاء کُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہِ وَلَتَنصُرُنَّہُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَی ذَلِکُمْ إِصْرِیْ قَالُواْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُواْ وَأَنَاْ مَعَکُم مِّنَ الشَّاہِدِیْنَ☆فَمَن تَوَلَّی بَعْدَ ذَلِکَ فَأُوْلَـئِکَ ہُمُ الْفَاسِقُونَ☆

{ آل عمران 81,82}

''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے انکا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔''

اس آیت پاک کی تفسیر میں مولی المسلمین امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی :

''اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور انکی مدد فرمائے اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔''

اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہیں۔اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''تمام جہاں کو اللہ تعالیٰ کی طرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی نے ہدایت فرمائی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہادی ہیں مخلوق الٰہی کے یہاں تک کہ انبیائے کرام مرسلین عظام کے بھی ہادی ہیں اگر وہ امت کے ہادی ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے مہدی ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا جتنے بھی ہادی ہیں دلالت مطلقہ سے موصوف نہیں ہو سکتے کہ انہوں نے تمام جہاں کو دلالت کی ہو۔ اوران کو کسی نے دلالت نہ کی ہو۔ ایسا نہیں وہ اگر امتیوں کے دال ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدلول ہیں دلالت مطلقہ خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے لیے ہے۔''

آیت نمبر 2

وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْراً وَنَذِیْراً

''نہ بھیجا ہم نے تمہیں مگر سب لوگوں کے لیے خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا۔''

(السباء 28)

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں کی طرف ہادی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

آیت نمبر 3

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْراً

''بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈرسنانے والا ہو۔''

(الفرقان 1)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ارسلت الی الخلق کافۃ

''میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا۔''

(اخرجہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس مختصر بیان سے ثابت ہوگیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء سید الاصفیاء تمام مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں مخلوق میں بے مثل و بے نظیر ہیں کوئی ان کی مثل نہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو انکی جناب میں نہایت ادب و احترام سے عرض کرنی چاہیے اور عظمت و اکرام کے بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ کلمات استعمال کئے جائیں کوئی جملہ کوئی کلمہ ایسا نہ ہو جو محبت و عظمت سے خالی ہو جہاں تک ہو سکے بہترین باوقار معزز کلمات ان کے حضور پیش کئے جائیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی کوئی انتہا نہیں۔

علامہ فاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطالع المسرات میں حدیث نقل کرتے ہیں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں :

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی

''اے ابوبکر جیسا میں ہوں سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا''

حضرت خواجہ صالح بن مبارک بخاری خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدین نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انیس الطالبین میں فرماتے ہیں :

''صوفیائے کرام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ نبوت کے سب سے نزدیک مقام و مرتبہ صدیقیت ہے۔''

اور سلطان العارفین ابویزید بسطامی قدس سرہ کا قول ہے کہ :

''صدیقوں کے مقام کی غایت نبوت کے مقام کی ابتداء ہے اور نبیوں کے مقام کی غایت رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے اور رسولوں کے مقام کی غایت رُسل اولوالعزم کی مقام کی ابتداء ہے اور رسل اولوالعزم کے مقام کی غایت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی ابتداء ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی غایت کوئی نہیں جانتا سوائے حق تعالیٰ کے۔''

جس کے مقام کی عظمت کو کوئی بھی نہ جانے سوائے رب تبارک و تعالیٰ کے تو ان کی شان میں حسب الامکان بہترین سے بہترین القاب و آداب میں سعی کرتا ہے اور نہایت تعظیم و تکریم سے انکا ذکر پاک کرے۔ اللہ جل مجدہ فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً (الفتح 8,9)

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا- کہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔'' (کنزالایمان)

یہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھیجنا کس لیے؟ خود ہی ارشاد فرماتا ہے اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے وہ مسلمان نہیں بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان مدار نجات اور مدار قبول اعمال ہے۔

پس حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ان کی شان عالی کے مطابق کرے کوئی لفظ یا کلمہ ہلکا ہرگز استعمال نہ کرے کہ اندیشہ بربادی اعمال کا ہے اللہ عزوجل تو اپنے محبوب کے حضور پست آواز کا حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے......:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (الحجرات 2)

''اے ایمان والوں اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی آواز سے اور انکے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔''

(کنزالایمان)

علمائے کرام فرماتے ہیں :

''جو شخص حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سب وشتم کرے یا کسی وجہ سے صراحتاً یا کنایتاً تنقیص شان کرے اس کا قتل کرنا بالاتفاق واجب ہے۔''

تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے رشتے جوڑنا جو استخفاف شان رسالت پر دال ہوں مثلاً جیسے کہ آج مسئلہ داماد شاب پر نظر آرہا ہے علمائے کرام اسکی تحقیق فرمارہے ہیں مگر ابھی تک کوئی خاطر خواہ فیصلہ منظر عام پر نہ آیا۔ فقیر اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کا ایک فتویٰ بمعہ استفتاء نقل کررہا ہے جو ہمارے لیے باعث تسکین خاطر ہے۔ ہم اس قابل نہیں کہ احکام شرعیہ میں منہ کھولیں اپنی جانب سے کچھ بولیں۔ ہم لوگ تو عامتہ الناس حکم علمائے کرام کے بندے ہیں علمائے کرام نے فقہاء و مجتہدین سے استفادہ کیا اور مجتہدین ہی کو لائق ہے کہ احادیث کا فہم کریں اللہ عزوجل ہم کو راہ استقامت عطا فرمائے (آمین)۔

مسئلہ :۔ از اکبر آباد چھوٹی گلی حکیموں کی معرفت ڈاکٹر محمد نفیس صاحب مرسلہ مولانا مولوی سید دیدار علی صاحب الوری (علیہ الرحمہ)

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اعادہ کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم، غریب، مسکین بیچارے تھے اور جب چند اشخاص نے جا کر سمجھایا تو کہنے لگا کہ میں نے تو یہی کہا ہے اللہ جل شانہ تو قرآن عظیم میں ووجدک ضالا فرمارہا ہے بعدہ جب ایک نو وارد مولوی صاحب نے ان سے دریافت کیا تو ان الفاظ کے کہنے سے انکار کیا اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ سوچ بچار کر بات فرمایا کرتے تھے اس کو لوگوں نے غریب بیچارہ کرکے کہہ دیا مولوی صاحب نے فرمایا غالباً ایسا ہی ہوگا مگر آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجب توہین شان رسالت اور موجب کفر ہیں اور اسی طرح ووجدک ضالا ایسے موقع پر کہنا ہے بیشک تو اسکے لکھنے سے بھی منکر ہوگیا اور لیت و لعل میں ٹال دیا آیا بلا تو بہ اس کا وعظ سننا، ملنا جلنا، سلام علیک کرنا اسکے معاونین سے نکاح پڑھوانا اور اسکے معاونین کے پیچھے نماز عید پڑھنا اور ان سے ملنا جائز ہے یا نہیں۔ (بینوا توجروا جزاکم اللہ)

الجواب:۔ حضور اقدس قاسم النعم مالک الارض ورقاب الامم، معطی، منعم، قثم قیم ولی والی، علی عالی، کاشف الکرب، رافع الرتب، معین کافی، حفیظ وافی، شفیع و شافی، عفو عافی، غفور جمیل، عزیز جلیل، وھاب کریم، غنی عظیم خلیفه مطلق حضرت رب مالک الناس دیان العرب، ولی الفضل، جلی الافضال، رفیع المثل، ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وعلیٰ الہ و اصحبه وشرف اعظم کی شان ارفع و اعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا اطلاق ناجائز و حرام ہے۔ خزانۃ الاکمل مقدسی ورد المختار و اخر شتے میں ہے۔ یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلمباسماء معظمته فلا یجوزان یقال انه

فقیر غریب مسکین زرقانی علی المواہب میں ہے قال تعالیٰ ووجدک عائلا فاغنیٰ نص علیٰ انہ اغناہ بعد ذالک نزال عنہ ذالک الوصف فلا یجوز وصفہ بہ بعداسی میں ہے۔الیتیم من الیتیم موت الاب قبل بلوغ الولد او من الانفراد کدر ۃیتیمۃ کما قیل فی قولہ تعالیٰ الم یجدک یتیما ای واحدا فی قریش عدیم النظیر انتھیٰ و مذہب مالک لا یجوزا علیہ ھذا الاسم نسیم الریاض جلد رابع صفحہ نمبر ۴۵۰ میں ہے کہ الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام لا یوصفون بالفقر ولا یجوز ان یقال لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر قولھم عنہ الفقر فخری لا اصل لہ کما تقدم اسی میں صفحہ نمبر ۳۷۸ میں ہے قال الزرکشی کالسبکی لا یجوزا ان یقال لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیرا و مسکین و ھو اغنی الناس باللہ تعالیٰ لا سیما بعد قولہ تعالیٰ ووجدک عائلا فاغنی وقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم احینی مسکینا ارادبہ المسکنۃ القلبیۃ بالخشوع والفقر فخری باطل لا اصل لہ کما قال الحافظ ابن حجر العسقلانی شفاء شریف امام اجل قاضی عیاض صدر باب اول قسم رابع میں ہے افتی فقھاء الاندلس بقتل ابن حاتم المتفقتہ الطلیطلی و صلبہ بما شھد علیہ من استخفافہ بحق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتسمیۃ ایاہ اثناء مناظرتہ بالیتیم و ختن حیدر و زعمہ ان زھدہ علیہ الصلوٰۃو السلام لم یکن قصداولو قدر علی الطیبات اکلھا الیٰ اشباہ ھذا شرح علی قاری میں ہے یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ۔"

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سادس 126,127)

جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نہایت اعظم واقدس اوراعلیٰ وارفع کلمات استعمال کیے جائیں۔سوال میں مذکورہ الفاظ کا اطلاق ناجائز وحرام ہے اورقول الفقر فخری باطل اور بے اصل ہے اور مسکنت سے مراد خشوع قلب ہے۔شفاء شریف میں امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"فقہائے اندلس نے ابن حاتم کے قتل اور پھانسی کا فتویٰ دیا کہ اسکے خلاف شہادت ملی کہ اس نے اثناء مناظرہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں استخفاف یعنی اہانت کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا اس کا گمان تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیاری نہ تھا اگر آپ طیبات پر قادر ہوتے تو ضرور انہیں استعمال کرتے۔"

(شفاء شریف 192 فاروقی کتب خانہ ملتان)

شہادت میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ابن حاتم نے دوران مناظرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں استخفاف یعنی اہانت کی اور دلیل میں کہا کہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا اس دعویٰ کی دلیل پر کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کے دعویٰ

اور دلیل کے ثبوت پر فقہائے اندلس نے ابن حاتم کی تکفیر کی اور اہانت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاداش میں اس کو قتل کیا گیا کیونکہ گستاخ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی توبہ قبول نہیں لہٰذا اس کا قتل واجب ہے امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث نقل فرماتے ہیں:

قال ابو بکر المنذر اجمع عوام اهل العلم علی ان من سب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقتل و ممن قال ذالک مالک بن انس و اللیث و احمد و اسحاق و هو مذهب الشافعی قال قاضی ابو الفضل وهو مقتضیٰ قول ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه و لا تقبل توبته عند هئولاء

(شفا شریف القسم الرابع الباب الاول 189 فاروقی کتب خانہ ملتان)

مسلمانوں جسکی توبہ اللہ تواب الرحیم قبول نہ فرمائے اسے کون سینے سے لگائے گا؟ مسلمان کو قتل کرنا اشد حرام ہے کما قال تعالیٰ :

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً

''اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار کر رکھا بڑا عذاب۔''

(کنز الایمان شریف)

فقہاء کا فیصلہ یہ ہے کہ جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا وہ کافر ہوگیا' اور واجب القتل بھی' علامہ علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

یکفی امر واحد منها فی تکفیره و قتله

''اسکی تکفیر اور قتل کے لیے ان دونوں میں سے ایک ہی کافی ہے۔''

(شرح ملا علی قاری)

حضرت علامہ مولانا عبدالمنان صاحب اعظمی دامت برکاتہم العالیہ اس فتاوی رضویہ شریف جلد سادس کی فہرست رسائل میں فرماتے ہیں :

''ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا تھا۔''

(فتویٰ رضویه شریف جلد 6 صفحه نمبر 23)

ثابت ہوا کہ ان دو الفاظ یتیم اور خسر حیدر میں سے ہر ایک لفظ اہانت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دال اور باعث تکفیر ہے۔ شفا شریف صفحہ نمبر 33 میں ہے :

تقدم الکلام فی قتل القاصد لهسا لوجه الثانی لا حق به فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولکن تکلم فی جهته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بکلمة الکفر مماهو فی حقه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نقیصه مثل ان یاتی بسفه من القول او قبیح من الکلام و نوع من السب فی

جهته صلى الله تعالیٰ عليه وسلم و ان ظهر بدليل حاله انه لم يقصد سبه اما الجهالة او ضجر او سكر اوقلته ضبط لسانه او تهور فی کلامه فحكم هٰذا حكم الوجه الاول القتل من دون تلعثم اه مختصرا

''اس کا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد نہ کرے نہ اسکا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں تنقیص شان ہو مثلا کوئی بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگر چہ اسکے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا۔ بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔''

(ما خوذ از الکوکبة الشهابیه صفحه نمبر 30,31 مطبوعه هندوستان پریس کندیگر ٹو بنارس یو پی)

اے عزیز! جو لفظ مدح اور ذم دونوں کا مشعر ہو اس کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کرنا۔ جائز وحرام ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''خزانته الاکمل مقدسی وردالمحتار اواخر شتے میں ہے :

يجب ذكره صلى الله تعالیٰ عليه وسلم باسماء معظمته

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف کلمات معظّمہ سے کرنا واجب ہے۔''

جیسا کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا ذکر فرماتے ہیں :

حضور اقدس ،قاسم النعم ،مالک الارض و رقاب الامم ،معطی منعم ،قثم قیم ،ولی والی ، علی عالی ،کاشف الكرب ،رافع الرتب ،معين كافی ،حفيظ ووافی ،شفيع و شافی ،عفو عافی ، غفور جميل ،وهاب كريم ، غنی عظيم خليفه مطلق حضرت مالک رب الناس و ديان العرب ، ولی الفضل ،جلی الافضال ،رفيع المثل ، ممتنع الامثال صلى الله تعالیٰ عليه وسلم

جو جواب فتویٰ ھٰذا میں مذکور ہوئے۔ پس لفظ داماد میں تو کوئی مدح کا پہلو ہی نہیں سراپا گستاخی پر دال ہے جس پر فتویٰ مبارکہ اور امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علامہ علی قاری وغیرہ کی عبارات شاہد وعادل ہیں اور یہ بات تو موافقین کو جو لفظ داماد وخسر کو بلا شبہ جائز کہتے ہیں۔ ان کو بھی مسلم ہے لکھتے ہیں :

''البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے۔''

اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ مصر ہیں اس بات پر کہ لفظ داماد مصطفیٰ اور خسر کے استعمال پر یعنی یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا بلا شبہ جائز ہے البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ لفظ داماد اور

خسر میں موافقین کے نزدیک بھی ذم ہی نہیں بلکہ کفر کی راہ موجود ہے اور اہانت کا مشعر ہے تو اسکا استعمال کیونکر جائز ہو گا۔

برادران ملت ! اللہ قادر وقیوم ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(البقرہ 104)

''اے ایمان والوں راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (کنزالایمان)

مسلمانوں غور کیجیے کہ کلمہ راعنا میں کیا کوئی استخفاف کا پہلو نکلتا تھا ہر گز نہیں۔

صحابہ کرام کی نیت بھی خلوص اور تعظیم سے مملو تھی عرض کرتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمایئے۔ کیسا ادب و تعظیم کا مرقع تھا مگر تشبیہہ یہود کی بناپر اللہ تعالیٰ نے اسکے استعمال کو منع فرمادیا۔

حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب علیہ الرحمہ اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں :

''جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے راعنا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگراب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا۔

مسئلہ ! اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ! دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

مسئلہ ! للکفرین میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔''

(خزائن العرفان شریف)

مقام غور ! اللہ علیم وخبیر، کیا اس کو (معاذ اللہ) نہ معلوم تھا اور ضرور معلوم تھا مگر اس کے ہر فعل میں بے شمار حکمتیں مضمر ہیں اس کو یہ ظاہر فرمانا منظور کہ میرے محبوب کی عظمت کا پاس کن لوگوں کو ہے تو جن کو لغت یہود پر دسترس حاصل تھی انکو انکا یہ کہنا گوارا نہ ہوا۔ اور ان سے کہا کہ اے

دشمنان خدا اگر اب میں نے تمھاری زبان سے یہ کلمہ کہتے ہوئے سنا تو تمھاری گردن ماردوں گا تو یہود نے یہ جواب دیا کہ آپ ہم پر تو برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر وہ رنجیدہ ہوئے اور خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس طرح بالفرض مان لیا جائے کہ آپ نے جائز سمجھ کر خسرا اور داماد کہا مگر کسی نجدی، وہابی نے استخفاف کی نیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے خسر و داماد کہا اسکا علم انوار قادر یہ والوں کو ہو، اور وہ اس نجدی، وہابی پر غضب ناک ہو کر کہیں اے دشمنان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر تم نے اب خسرا اور داماد کہا تو تمہاری خیر نہیں اس پر نجدی، وہابی کہیں کہ الطاف میاں فیصل صاحب آپ ہم تو غصہ ہوتے ہیں آپ کے سنی مولوی بھی تو خسرا اور داماد ہی کہتے ہیں اور سسر اور داماد کہنے کو بلا شبہ جائز فرماتے ہیں ۔ ملاحظہ فرمایئے اس وقت ان غمگساران سنیت مولوی الطاف صاحب اور مولوی فیصل کا غم و غصہ میں کیا حال ہوگا اب تو دربار رسالت بھی ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہے کہاں جائیں کس سے درد کا مداوا چاہیں مجبور ہو کر یہی کہیں گے ۔

ع :۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

عبرت کے لیے یہ ایک مثال ہی کافی ہے اگر اللہ ہدایت فرمائے ۔

گوہر مقصود ! بعض افراد اپنی رفعت شان کی خاطر صدر شریعت بدر طریقت جناب مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمہ کو نشانہ بناتے اور ان پر الزام لاتے ہیں کہ حضرت موصوف نے بہار شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۴۔۵ پر عربی اردو میں سسر اور داماد تحریر فرمایا ہے۔ فقیر نے مختلف مطابع کی کتنی ہی بہار شریعت میں تلاش کیا مگر کسی مطبوعہ مطابع کی بہار شریعت حصہ دوم میں اردو کی کوئی ایسی عبارت نہ ملی جس میں خسر یا سسر اور داماد کا لفظ موجود ہو وہ مطابع جنکی مطبوعہ بہار شریعت کے مطالعے کا شرف حاصل ہوا ان میں چند یہ ہیں ۔

نمبر 1...... شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور

نمبر 2...... مکتبہ اسلامیہ ۴۰ اردو بازار لاہور

نمبر 3...... مکتبہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور

نمبر 4...... مطبوعہ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

نمبر 5...... مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور

اس قبیل سے متعدد نسخوں میں تلاش بسیار کے باوجود اردو ترجمہ بھی نہ پایا۔ چہ جائیکہ داماد و سسر کا کر یہہ لفظ ہو۔ البتہ ہوسکتا ہے کہ اب کسی نے جدید نسخہ میں پیوند کاری کی ہو اس سے صدر الشریعہ کو کوئی علاقہ نہیں ۔ البتہ عربی عبارت میں یہ تحریر ہے :

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ المختار و اٰلہ الاطھار و صحبہ المھاجرین و الانصار خلفائہ الاختان منھم و الاصھار و الحمد للہ العزیز الغفار (صفحہ نمبر ۵ بہار شریعت)

اس پیوند کاری پر مختلف سوالات جنم لے سکتے ہیں ھو ھذا ۔

نمبر 1:۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس عبارت میں خلفائہ الاختان منھم و الاصھار سے مراد کیا ہے؟

نمبر2:۔ خلفائه میں ضمیر کا مشار الیہ کون حضرات ہیں؟

نمبر3:۔ اگر اس سے مراد خلفائے راشدین ہیں تو کیا وہ صحبه المهاجرین و الانصار میں داخل نہیں؟

نمبر4:۔ بالفرض خلفائے راشدین کے ذکر کو مخصوص کرنا ہی مطلوب تھا تو موخر کرنے کا سبب کہ و صحبه المهاجرین و الانصار کے بعد کیوں ذکر کیا؟

نمبر5:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلفائے راشدین کو افضلیت حاصل تو انکے ذکر کے لیے تقدم لازم یہاں اسکے خلاف کیوں؟

نمبر6:۔ اگر خلفائے راشدین ہی مراد ہوں تو وہ صرف چار ہیں اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ الـه الاطهار میں شامل پھر ان چہار کو دو (۲) اقسام میں منقسم کرنا اور معاذ اللہ خلفائه الاختان منهم و الاصهار کیوں؟

نمبر7:۔ خلفائے راشدین شیخین وختنین مشہور ہیں جو تثنیہ پر دال ان کو جمع میں کیوں تبدیل کیا گیا؟

نمبر8:۔ کیا آپ اختان میں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ابوالعاص اور عتبہ اور عتیبہ کو بھی شمار کرتے ہیں اور انکو بھی خـلـفـائـه میں داخل فرماتے ہیں؟

نمبر9:۔ بالفرض اختان کو معاذ اللہ یوں نبھایا تو اصہار میں کس کو داخل کیا؟

نمبر10:۔ معاذ اللہ آپ نے اس طرح داخل بھی کیا تو خلافت کا ثبوت دیجئے؟

الغرض ان کلمات اختـان مـنـهـم و الاصهار کا حقیقی معنی مفہوم تو حضرت صدرالشریعہ ہی جانتے ہیں، عامۃ الناس کو اس پر دسترس نہیں البتہ حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمتہ کے تلامذہ مشاہیر مثل مفتی اعظم سندھ محمد خلیل خان صاحب برکاتی رحمتہ اللہ علیہ یا مفتی وقار الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ وغیرہم ہی کچھ بتلا سکتے تھے، جنہوں نے ان سے فیض صحبت پایا آج وہ حضرات ہمارے سامنے موجود نہیں جو ان کے حضور دست سوال دراز کریں ہم کو اس معاملے میں سکوت لازم اپنی دانش کے بھروسے پر ترجمہ کرنا اور ان کلمات اسرار پر لب کشائی کرنا حقیقت میں حضرت صدرالشریعہ پر الزام لانا اور متہم کرنا اور عیب لگانا ہے صدرالشریعہ کی ذات اس عیب یعنی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے خسر و داماد کہنے سے بری ہے ۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

جناب صدرالشریعہ علیہ الرحمہ نے ایک مدت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت پائی اور اکتساب فیض کیا اب بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف کسی مسئلہ میں اختلاف کریں گے؟ ہرگز نہیں انہوں نے تو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کی اشاعت میں اپنی زندگی کو وقف فرما دیا تھا اور اسی مسلک کو باعث نجات فرماتے تھے۔

لمحۂ فکریہ

ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ جو لفظ مدح وذم کا مشعر ہو وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا؛ جائز وحرام ہے اور لفظ داماد اور خسر میں تو کوئی مدح کا پہلو ہی نہیں جسکی تمثیل پچھلے صفحات میں گزری۔ لفظ خسر یا سسرا اور داماد میں کسی قسم کی بڑائی یا بزرگی اور عظمت ہوتی تو ہر آدمی اپنے داماد کا نام نہ لیتا بلکہ داماد کو داماد اور خسر کو خسر کہہ کر خطاب کرتا مگر تجربہ شاہد ہے کہ کسی دیوبندی، سہارنپوری یا کوہی یا گنگوہی نے اپنے داماد کو داماد اور اپنے خسر کو خسر کے لقب سے نہیں پکارا کہ اے میرے داماد، اے میرے خسر حالانکہ مسلمانوں میں تو مساوات وکفو کا بھی تعلق ہوتا ہے مگر پھر بھی اس انداز سے ایک دوسرے کو خطاب نہیں کرتے تو کیا یہ غور نہیں کرتے کہ ہم کس کی جناب میں لب کشائی کر رہے ہیں جو تمام مخلوق میں سب سے افضل واعلیٰ برتر وبالا ہیں بے مثل وبے نظیر ہیں کوئی انکی مثل نہیں یہ تمام مخلوق کیلئے راحم اور ساری مخلوق انکی مرحوم ہے ان سے کس کو نسبت (معاذ اللہ) مساوات ہوسکتی ہے۔ مومن اور کفار میں یہی تو ایک فرق ہے کہ کسی کافر مشرک وغیرہ کو محمد بن عبداللہ سے فرار نہیں محمد رسول اللہ کا اقرار نہیں مومن وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقر ہے اور اسی پر ایمان رکھتا اور یقین کرتا ہے ان کو اگر نسبت ہے تو اپنے رب کریم سے ہے یہی کلمہ کا مفہوم ہے جو مومن پڑھتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اگر شرف نسبت ہے تو اللہ عزوجل سے ہے۔

نسبت سرکار ﷺ کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَجۡعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَاء بَعۡضِکُم بَعۡضاً

(النور 63)

''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے''

اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ وغیرہ سب آ گئے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ان کی شان اقدس کے لائق تعظیم وتکریم کے کلمات عرض کئے جائیں اور خسرا اور داماد جیسے عام الفاظ سے بچنا نہایت ضروری کہ یہ تعظیم کے خلاف سوء ادبی پر دال ہیں تو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں اوروں کو ہرگز قیاس نہ کیجئے یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہوسکتی جبکہ ان کے ابن کریم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لا تقیسونی باحد ولا تقیسو علیٰ احدا

''مجھے کسی پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو۔''

تو غور کیجئے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ارفع واعلیٰ شان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دے یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

اے عزیز! تامل تو کیجئے کہ انکا مالک ومعبود اللہ رب العزت ان کو کن خطابات اور عظیم الدرجات اور پیارے پیارے کلمات سے یاد فرماتا اور انکا ذکر کرتا ہے۔ وہ محبوب بندے اور اللہ معبود۔ اللہ مالک وہ مملوک اللہ خالق اور وہ مخلوق اللہ تعالیٰ قدیم اور وہ حادث اللہ عزوجل کی ہر صفت ذاتی وقدیم اور انکی صفات حادث اور عطائی وغیرہم پر توجہ کیجئے پھر اللہ رب العزت کے کلام معجز نظام پر نظر کیجئے وہ ارشاد فرماتا ہے :

النَّبِیُّ أَوْلَی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (الاحزاب 6)

''یہ نبی مسلمانوں کا انکی جان سے زیادہ مالک ہے۔''

جان باعث حیات ہے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان سے زیادہ مالک ہیں اب کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ انکی شان و عظمت کا اللہ حی و باقی۔ تو انکو مومن کی جان سے زیادہ مالک فرما رہا ہے۔ حیرت ان حضرات پر جن کو خسر اور داماد کہتے جھجھک نہیں ہوتی اور بلا تکلف معاذ اللہ خسر وداماد کہتے ہیں نیز اسی آیت کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے ''وَأَزْوَاجُـــهُ أُمَّهَـــاتُهُمْ ''اور انکی بیبیاں انکی مائیں ہیں۔ یعنی مومنین کی مائیں المعروف امہات المومنین ہیں اور کیسے بیباک ہیں وہ لوگ جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاذ اللہ خسر اور داماد کا رشتہ جوڑ کر امہات المومنین کو ساس گردانتے ہیں۔ اور یہ بھی غور نہیں کرتے کہ اس فکر فاسد سے خود کو دائرہ مومنین سے خارج کر رہے ہیں کہ وہ تو مومنین کی مائیں ہیں اور انکو ساس گرداننا خود کو حلقہ مومنین سے جدا کرنا ہے اللہ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں۔''

ملاحظہ فرمایئے کہ اللہ قہار ارشاد فرمائے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں اسکا تقابل کیجئے کہ ہاں اللہ کے رسول ہیں۔ اے عزیز کونسی نسبت کو پسند کرتا ہے معاذ اللہ خسر وداماد کہنا پسند کرتا ہے یا ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کہنے پر فخر کرتا ہے کیسے بیباک ہیں' وہ لوگ جو اسکے مقابل داماد اور خسر لائیں (معاذ اللہ) اور لیجئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ

''اور نہ کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے۔''

اللہ قادر قیوم فرمائے کسی مسلمان مرد یا کسی مسلمان عورت کو اپنے معاملے کا کچھ اختیار نہیں۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جو حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ پر اختیار جمالیں اور قبضہ کر لیں اللہ عزوجل فرمائے ''میرا محبوب تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں'' یہ لوگ مقابل آئیں اور (معاذ اللہ) سسر اور داماد کا رشتہ جمائیں اللہ حی وقیوم ارشاد فرمائے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (الحجرات2)

''اے ایمان والوں اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلاّ کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاّتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔''

پچھلے صفحات پر بھی گزرا اوّل آواز کو ان کے حضور بلند کرنے کو منع فرمایا پھر فرمائے ایسی بلند آواز سے انکے حضور بات نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے بات کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو تمہارے عمل اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ایک دوسرے میں باپ،دادا مولیٰ،بادشاہ،وزیر سب آ گئے معلوم ہوا انکا مرتبہ سب سے بالا سب سے نرالا ہے۔کوئی انکا ہمسر بھی ہوتا تو کجا انکے غلاموں کا بھی ہمسر نہیں' تعجب ان عقلمندوں پر جوان پر دوسروں کو تفوق دیں اور معاذ اللہ استغفر اللہ ان کے لیے سسر کا رشتہ تجویز کریں کون نہیں جانتا سسر کو داماد پر رشتہ میں تفوق حاصل ہے۔ان سے نسبت صرف اور صرف ایمان وایقان کی بنا پر ہے ہر مسلمان ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتا ہے اور اسی پر فخر کرتا ہے۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کرتے مگر یہ لوگ معاذ اللہ استغفر اللہ ان سے سسر کا رشتہ جوڑتے اور دعویٰ ہمسری کرتے حالانکہ دنیا کی نگاہ میں سسر کو داماد پر فوقیت حاصل ہے۔**اے عزیز**!ذرا تامل تو کیجئے اللہ حی و قیوم کیا فرماتا ہے :

وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ

''اللہ ورسول زیادہ مستحق ہیں اسکے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں''

پس دوسروں کی خاطر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق فراموش نہ فرمائیں دیکھو اللہ رحمٰن ورحیم اپنی رحمت کی جانب بلاتا ہے اور اپنے عذاب سے ڈراتا ہے نجات کی راہ بتاتا اور ارشاد فرماتا ہے :

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

''تم فرماؤ اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پہ زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

عزیزان گرامی! ذرا غور و فکر تو کرو وہ رب العزت جو خالق و مالک ہے حی و قیوم ہے اپنے محبوب سے فرما رہا ہے کہ ''تم فرماؤ اے میرے بندو'' یہ کس کے لیے ارشاد فرمایا گیا کیا مومن کے سوا کوئی دوسرا بھی اس حکم میں داخل ہے؟ہر گز نہیں۔

جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہے وہی مومن ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بندگی سے اعراض کرے اور منھ پھیرے وہ مومن ہی نہیں اسی کے لیے یہ بشارت کہ جو میرے محبوب وسید المحبوبین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہے اللہ کی رحمت اسی کے لیے ہے گرچہ وہ خاطی ہو اور گنہگار رہو اللہ عزوجل اسی کے گناہوں کو معاف فرمادے گا جو ان کا بندہ ہے وہی اللہ کی رحمت کا سزاوار ہے کیا نہ دیکھا یہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیا ان کو کوئی نور یا ذی النور کہتا تھا؟نہیں ہر گز نہیں جب سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براہ کرم اپنی دو

شہزادیاں یکے بعد دیگرے انکے عقد میں عطا فرمادیں تو یہی عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین یعنی دونوروں والے ہوگئے معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر شہزادی نور ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت کو کون جان سکتا ہے۔ علامہ فاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقته غیر ربی کما مر !

''اے ابوبکر جیسا میں ہوں سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا۔''

جبکہ انکا بچہ بچہ نور ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

اس نور کو جس کی حقیقت کو انکے رب کے سوا کوئی نہ جانے ان سے تعلق رشتہ۔ سسر اور داماد! معاذ اللہ استغفر اللہ۔

ع :۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کیا ان کی شان اقدس میں اہانت نہیں؟ ہے اور ضرور ہے مسلمانوں کیا آپ ان کے ظاہری لباس کو دیکھ کر حکم لگاتے اور رشتے ناطے جوڑتے ہو یہی تو راہ فریب ہے کفار و مشرکین بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری احوال و افعال کو دیکھ کر ہی کہتے تھے :

مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

''اور تم تو نہیں مگر ہماری طرح بشر۔''

اور کہتے :

مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ

''تم تو نہیں مگر ہماری طرح بشر اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرا جھوٹ کہتے ہو۔''

یہ شیطان کا فریب ہے ظاہری لباس و افعال کو نہ دیکھئے بلکہ یہ دیکھئے کہ انکا مالک و مولیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے۔ وہی تو فرماتا ہے :

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (ﷺ)

ان کو خاص اللہ جل مجدہ سے نسبت کہ اس نسبت کو کوئی نبی و مرسل اور ملائکہ مقرب نہیں پہنچتا۔ وہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے اپنی محبوبیت کبریٰ کے لیے چن لیا۔ چنانچہ ان ہی کے لیے ارشاد ہوا کہ ''اے محبوب تم فرماؤ اے میرے بندو'' معلوم ہوا ان کی بندگی سے کوئی مومن خارج نہیں جو ان کی بندگی سے خارج وہ زمرہ مومنین سے خارج۔ کیا نہ دیکھا کہ وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو

ولایت کی انتہائی منزل پر ہیں اور اسکے آگے نبوت کی ابتداء ہے وہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد کر کے حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے تو کیا عرض کرتے ہیں؟ یہ مولانا العارف باللہ القوی مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں نقل فرمایا ۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم روئے تو

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ :

''یارسول اللہ ﷺ ہم دونوں حضور کے بندے ہیں۔''

گویا بندہ ہونے پر ناز اسی پر انکو افتخار ہے (سبحان اللہ) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی منزل شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ :

''میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔''

مگر نبوت تو ختم ہوگئی لیکن اس سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ ابو حذیفہ اسحٰق بن بشر کتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں ناقل کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں برسر منبر فرمایا :

قد کنت مع رسول اللہ ﷺ فکنت عبدہ و خادمہ

''میں حضور پرنور مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خادم تھا۔''

ملاحظہ ہو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندہ ہونے پر ناز ہے اور ان کے لیے یہی باعث افتخار ہے۔ افسوس ان حضرات پر کہ مسلمان ہو کر بھی ان امور کی جانب توجہ نہیں فرماتے اور سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بندگی سے قطع نظر ان کو (معاذ اللہ) سسر اور داماد کے رشتوں میں جکڑتے ہیں۔

ع :۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

وہ جن کی بارگاہ عظمت پناہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہایت خلوص اور کمال عجز و نیاز عرض کریں ''راعنا یارسول اللہ'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشابہت یہود بے بہبود کی بناء پر اللہ جلیل و جبار اس کلمہ راعنا کو گوارا نہ فرمائے تو کیا وہ لوگ جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے معاذ اللہ سسر اور داماد کے گھٹیا الفاظ استعمال کریں اور اللہ واحد قہار کے غضب سے نہ ڈریں اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور ہدایت پر استقامت بخشے آمین اور سیدھی راہ چلائے ہر گمراہی و بے دینی سے بچائے آمین۔

اے عزیز! قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ حی و قیوم نے اپنے محبوب کی جو مدح فرمائی اور انکو عظمت و کرامت والے القابات اور کلمات سے یاد فرمایا اس میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اللہ جل مجدہ نے ہر نبی کو ان کے نام کے ساتھ خطاب فرمایا مگر حضور اکرم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہیں نام لیکر خطاب نہ فرمایا بلکہ معظم کلمات اور پیارے القابات سے یاد فرمایا کہیں یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ کہیں یَا أَیُّھَا الرَّسُولُ کہیں یٰسین کہیں طٰہٰ کہیں نور کہیں یَا أَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کہیں یَا أَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ سے خطاب فرمایا تو ہم انکے بندے بے مایہ عاصی اور خاطی ہیں کس قدر احتیاط اور فکر و تامل کی حاجت ہے کہ انکی جناب میں بہتر سے بہترین کلمات کو استعمال کریں وہ حضرات جو بذات خود مصر ہیں کہ یہ کلمات کہنا جائز ہیں۔ مگر اہانت کی نیت سے کہے گا تو کافر ہو جائے گا۔

اے عزیز ! وہ لفظ جس میں آپ کو بھی اعتراف ہے کہ اگر اہانت کی نیت سے استعمال کیا جائے گا تو کافر ہو جائے گا تو ایسا کلمہ کیوں استعمال کرتے ہیں اور اس کو جائز کہتے ہیں کہ جس میں احتمال کفر بھی ہے۔ مان لیا آپ نے اس کلمہ کو تعظیم کی نیت سے استعمال کیا۔ اگر اس کلمہ کو کوئی دوسرا تنقیص کی نیت سے استعمال کرتا ہے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کرے تو آپکو اسکی نیت کا علم کیونکر ہوگا اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ آپ نے ایک راہ دشمنان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھول دی جس راہ سے وہ لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدخواہ اور بدگو ہیں ان کی اہانت کرتے رہیں اور آپکو خبر بھی نہ ہو۔

مسلمانوں سے عاجزانہ التماس

عزیزان گرامی! یہ دنیا ہے فانی آدمی کا جدھر سے آنا ہے ادھر ہی کو جانا ہے یہ دنیا مسافر خانہ ہے چنانچہ توشۂ آخرت کی جانب توجہ کیجئے اور دنیا کی فانی رنگینی میں اپنی عمر برباد نہ کیجئے دیکھئے اللہ عزوجل فرماتا ہے :

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ .... وَالْآخِرَۃُ خَیْرٌ وَأَبْقَی

''تم فرماؤ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی۔''

اور آخرت ہے ایمان والوں کے لیے ایمان والے نکوکار ہی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ

''بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔''

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر شرائط ایمان سے ہے۔ کما قال تعالیٰ:

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَتُعَزِّرُوہُ وَتُوَقِّرُوہُ (الفتح 9)

''تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔''

اللہ عزوجل اپنے محبوب کی شان میں سوءادبی تو بہت بڑی چیز ہے اشارۃً و کنایۃً بھی استخفاف گوارا نہیں فرماتا کیا نہ دیکھا کہ صحابہ کرام کمال ادب واحترام سے عرض کرتے ''راعنا یا رسول اللہ'' یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے، یہود کی لغت میں سوءادبی کے معنی رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو صحابہ کرام کا راعنا عرض کرنا بھی گوارا نہ ہوا ارشاد فرمایا :

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلکَافِرِیْنَ عَذَابٌ أَلِیْمٌ

''اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (البقرہ 104)

عزیزان ملت! غور کیجئے تامل فرمایئے یہ ''لِلکَافِرِیْنَ عَذَابٌ أَلِیْمٌ'' کس کیلئے فرمایا جارہا ہے جو راعنا کہتے تھے ان کی لغت میں سوءِ ادبی کا مظہر تھا مسلمانوں کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا گیا کیا اس کے بعد بھی کسی مومن نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راعنا کے لفظ سے عرض کیا؟ یہ لغت یہود میں تشبیہ کی بنا پر ''لِلکَافِرِیْنَ عَذَابٌ أَلِیْمٌ'' فرمایا گیا پھر کسی مسلمان نے یوں عرض نہ کیا اور لفظ داماد وسسر میں تو کوئی عظمت کا پہلو ہی نہیں ہے دیکھئے : فرہنگ آصفیہ جلد دوم صفحہ نمبر 224

داماد......﴾ یعنی نوکر خدا، نیا دولہا (اصطلاحی) جنوائی شوہر، دختر خویش

جنوائی......﴾ کا معنی بیٹی کا خاوند خویش، دشمن، آستین کا سانپ، دشمن بغلی، بیٹی کی گالی جو نہایت سخت سمجھی جاتی ہے۔

حصہ دوئم صفحہ 53 فیروز اللغات صفحہ نمبر 476 میں ہے :

جنوائی، جوائی......﴾ بیٹی کا شوہر داماد دشمن ایک گالی......اور سسر کے معنی خاوند کا باپ و بیوی کا باپ ایک گالی۔''

(فرھنگ آصفیہ جلد دوم 78)

میرے عزیز! تامل فرمایئے جب اللہ واحد وقہار صحابہ کی عرض راعنا یا رسول اللہ کو گوارا نہ فرمائے تو آج کے مسلمان سے داماد اور سسر کے الفاظ کیونکر گوارا فرمائے گا اور کیسے عذاب شدید کا مستحق ٹھہرائے گا چنانچہ بھلائی اسی میں ہے کہ اس قسم کے الفاظ سے پرہیز کیا جائے۔

اقول:۔ بصد کمال عجز و نیاز التماس ہے کہ ایسے کلمات جن سے اہانت کا پہلو کنایۃً اور اشارۃً بھی نکلتا ہو ان کلمات سے پرہیز کریں خود بچیں دوسرے مسلمانوں کو بچائیں ان الفاظ سے جن میں ذم کا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ پہلو بھی نکلتا ہو اسکے استعمال سے عامۃ الناس کو منع فرمائیں اور عذاب الٰہی سے بچائیں۔ اللہ جل مجدہ اس مختصر عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو راہ صواب پر چلائے اور اہانت اور توہین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محفوظ و مامون رکھے (آمین)۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلیٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمُ الرَّحِمِیْن

سگ بارگاہ رضا

محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

25 رجب المرجب 1423ھ مطابق 3 اکتوبر 2002